دعا کی اہمیت، برکات اور قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

جب انسان اخلاص سے دعا کرتا ہے تب زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے

دعا خدا شناسی کا ذریعہ ہے اور دعا کرنے والوں کیلئے آسمان زمین کے نزدیک ہو جاتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 راگست 2006ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 راگست 2006ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے دعا کی اہمیت، برکات اور قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ ایم ٹی اے نے براہ راست یہ خطبہ ٹیلی کاسٹ کیا اور انگلش، عربی، فرنچ اور بنگلہ زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ میں نے گزشتہ سے پہلے خطبہ میں کہا تھا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس پیارے مامور کو ماننے کی توفیق دی جو اللہ تعالیٰ کے عاشق صادق تھے اور جنہوں نے اپنے آقا کی پیروی میں دعا کے طریق سکھائے اور دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان کامل عطا کیا۔ آپ نے مخالفین کو بھی چیلنج دیا کہ قبولیت دعا میں میرا مقابلہ کر لیں مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ آج ہر دن جو طلوع ہوتا ہے وہ گزشتہ 100 سال کے زائد عرصہ سے مخالفین کی انتہائی کوششوں کے باوجود احمدیت کی ترقیات کی خوشخبریاں لاتا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود کی دعائیں ہیں جو شرف قبولیت پا رہی ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے چند ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب بچپن میں سخت بیمار ہو گئے۔ طبیبوں نے مایوسی کا اظہار کر دیا۔ حضرت مسیح موعود نے ان کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا کی تو الہام ہوا۔ سلام ...... چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میر صاحب کو صحت عطا فرما دی اور وہ شفایاب ہو گئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو بچپن میں آشوب چشم کی سخت تکلیف تھی ان کی صحت یابی کیلئے دعا کرنے پر حضرت مسیح موعود کو الہاماً بتایا گیا۔ برق طفلی بشیر۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں صاحب کو معجزانہ رنگ میں شفا عطا فرمائی۔

حضرت مسیح موعود کے رفقا حضرت منشی ظفر احمد صاحب اور حضرت منشی اروڑا خان صاحب قادیان میں تھے سخت گرمی کا موسم تھا وہ رخصت ہونے کیلئے سلام کی غرض سے حضرت مسیح موعود کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضرت منشی اروڑا خان صاحب نے دعا کی درخواست کی اور کہا کہ اتنی بارش ہو کہ اوپر نیچے پانی ہو جائے۔ یہ سن کر حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ دعا انہی کیلئے ہی کریں۔ جب وہ قادیان سے روانہ ہوئے تو آسمان بالکل صاف تھا۔ لیکن اچانک دوران سفر شدید بارش شروع ہو گئی۔ ان کا یکہ الٹ گیا اور حضرت منشی اروڑا خان صاحب ایک خندق میں جا گرے اور اوپر نیچے پانی آ گیا اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب بچ گئے۔ حضرت مسیح موعود نے جب براہین احمدیہ لکھی تو اس کی چھپوائی کیلئے کوئی رقم نہ تھی لیکن دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی اشاعت کے سامان پیدا کر دیئے۔

دعا کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جب سے انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کسی بات کے کرنے کیلئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطراب اور کرب کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کیلئے مخصوص کرتا ہے تب اس مرد فانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے۔ دعا کرنے والوں کیلئے آسمان زمین سے نزدیک آ جاتا ہے۔ سچ یہی ہے کہ اگر یہ دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خدا شناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق وصفا سے دعا کرتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ فرمایا صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا کی ہستی پر یقین بخشتا ہے اور تمام شکوک وشبہات کو دور کر دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں پر مزید یقین عطا فرمائے اور اپنے فضل سے اس کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے۔